آپ سے کسی خیر خواہی کی توقع کا سوال خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ اگر آپ نے ان افواہی باتوں کی فوری تردید نہ کی تو یاد رکھیں کہ پاکستان کے غیور مسلمان آپ کو اپنے سینوں پہ مونگ دلنے کا مزید موقع نہیں دیں گے۔

★

چین کو بالآخر فتح ہوئی اور امریکہ کو شکست ماننی پڑی۔ یہ ایشیائی اقوام کی جیت ہے۔ چین یہاں کے مظلوم اور ستم رسیدہ اقوام کا سہارا ہے۔ مگر ہمیں ڈر ہے کہ مغربی سامراج کا یہ حریف حلیف بن جانے کے بعد اپنے مثالی کردار کو چھوڑ نہ بیٹھے کہ الکفر ملۃ واحدۃ کی بناء پر رشتہ وحدت پہلے سے موجود ہے۔ لوگ امریکہ اور چین کے قرب و تعلق پر خوش ہو رہے ہیں۔ لیکن ہم چین کو نہایت مضبوط مگر مغربی سازشیوں سے بہت دور دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان سے عداوت ہی میں چین کی بھلائی ہے۔ اور ایشیائی اقوام کی بھی ہماری دعا ہے کہ چین اس امریکی دامِ زرّین کی فریب کاریوں میں نہ آئے جس سے سمندر کی مچھلیاں اور فضاؤں کے پرندے بھی الامان والحفیظ کہہ کر پناہ مانگتے ہیں۔

★

ایران نے دنیا کے پچاس ممالک سمیت ڈھائی ہزار سالہ شہنشاہیت کا جشن منایا اور بقول ایرانی وزیر دربار اسد اللہ عالم کے صرف ایران میں اس جشن پر ایک کروڑ ۶۶ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے۔ تخت جمشید میں دو چار روز کی رہائش کے لئے سنہری خیموں کے گاؤں پر ۶۳ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے۔ یہ کروڑہا کروڑ کے مصارف اور یہ شہنشاہی طور طریقے اس مسلمان قوم کے ہیں جو ہزارہا ہزار مسائل اور الجھنوں میں جکڑی ہوئی ہے۔ جس کا بیت المقدس یہود نے چھینا ہے۔ جس کی صحرائے سینا پر دشمن قابض ہے۔ جس کے خون سے قبرص اور فلپائن میں ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ جس کا کشمیر ہندوؤں نے غصب کیا ہے۔ جس کی سرحدات پر غیر قومیں مستعد اور چاک و چوبند کھڑی ہیں ـــ اور خرچ بھی ان عجمی شہنشاہوں کی یاد پر جنہوں نے اپنے دور میں اسلام اور داعیٔ اسلام کے راہ میں روڑے اٹکانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اس ملک میں منایا گیا جو شیعان حسینؓ کہلا کر حضرت حسینؓ کے نام پہ اس لئے فدا ہوتا ہے کہ بزعم ان کے انہوں نے ملوکیت کے خلاف آواز اٹھائی اور جن کے ہاں حضرت معاویہؓ نعوذ باللہ اس لئے گردن زدنی ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے کے حق میں بیعت لی۔ مگر جو شہنشاہیت کا بانی کہلائے اس کی قبر کا طواف کرتا ہے۔ اور شہنشاہیت کو ایسی بے مثال خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اور ستم ظریفیاں دیکھنی ہوں تو اپنے ہاں کی جماعت اسلامی کو دیکھئے جو حضرت معاویہؓ کو اسی جرم میں ملوکیت کا بانی اور قابل ملامت سمجھ کر خلافت و ملوکیت

کا طوفان اٹھاتی ہے۔ مگر اس عظیم جشن پر ان کا پورا پریس خاموش ہے۔ مصر کے صدر ناصر کو ایک نعرۂ فرعونیت کے الزام پر جو تحقیق طلب تھا، اب تک معاف نہیں کر سکتی مگر دارا اور خسرو پرویز کے اس زبردست خراجِ تحسین میں اسے نہ صرف سانپ سونگھ گیا، بلکہ لاہور سے ان کے ایک نیم سرکاری ہفت روزہ نے ذوالقرنین کے پردے میں پردہ داری کی سعی بھی کی جو پچھلے ایک شمارہ میں جمہوریت کو اسلام پر واضح الفاظ میں برتری بخش کا اعلان بھی کر چکا تھا۔ اور ذرا اپنے ان مساوات اور سوشلزم کے دعویداروں کے قول و عمل کا بھی موازنہ کیجئے۔ جن کا پورا پریس شہنشاہیت کی یاد منانے میں برابر کا شریک تھا اور جن کے مساوات ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں ڈکٹیٹرشپ، شہنشاہیت کے ساتھ ملائیت کو عالمِ اسلام کے زوال کا سبب قرار دیا گیا تھا مگر اوپر کے سارے حاشیے جشن کی رنگ رلیوں سے بھرپور تصاویر سے مزین تھے اور جن کے قائدین نے جشن کی ہر شب کو "شبِ قدر" جان کر دل کے ارمان نکالے۔

تضادِ قول و عمل کے کیسے کیسے عبرتناک نمونے اس واقعہ میں موجود ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار

★

مصر کے بعد لیبیا کی آئین سازی کے بارہ میں بھی خوش آئندہ خبر آئی۔ اعلیٰ انقلابی کونسل نے ملکی قوانین کو اسلامی تعلیمات کے سانچہ میں ڈھالنے کے اہم اقدامات کئے ہیں جس کے لئے وہ پورے عالمِ اسلام سے تحسین کی مستحق ہے۔ حق تعالیٰ حکومت لیبیا کی صحیح رہنمائی فرما دے۔ پاکستان میں پھر آئین سازی کا مرحلہ درپیش ہے اور یہ واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے پوری اسلامی دنیا میں اسلامی تجربہ گاہ اور معمل کی حیثیت سے اولین مقام حاصل تھا۔ مگر اب شاید اسے تیسرے درجہ میں بھی جگہ مل جائے تو زہے نصیب۔ کاش! ہمارے اربابِ حل و عقد ان اسلامی ممالک سے نصیحت لیں جو سوشلزم اور قومیت کی ہلاکت خیزیوں سے گزر کر اسلام کے ساحلِ سلامت ہی میں نجات پا رہے ہیں۔

★

صدیوں بعد ارضِ اسپین ہاکی ٹیم کی فتح پر اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔ قابلِ فخر کھلاڑی سربسجود ہوئے، بھارت کے بعد اسپین کی شکست، کاش! کفر کی دوہری شکست کے لئے فالِ نیک بن سکے اور کبھی اندلس کی وادیاں فاتحینِ اسلام کے ان نعروں سے گونج اٹھیں جن کے لئے قرطبہ، غرناطہ اور اشبیلیہ کے کھنڈرات گوش برآواز ہیں۔

★

پچھلے ماہ سابق ریاست سوات کے بانی میاں گل عبدالودود مرحوم انتقال کر گئے۔ قیامِ مملکت و نظم و نسق میں کئی مراحل سے گذرے۔ تاریخ ساز شخصیت تھے ریاست کو بنتے اور پھر بگڑتے دیکھا۔ علم دوست رہے۔ اور اواخرِ عمر میں تو علمی مذاکرات مطالعہ اور ذکر و فکر ہی سے سروکار رہا حق تعالیٰ ان حسنات کو کفارۂ سیئات بنا دے ادارہ پوری ریاست اور خاندان سے اس غم میں شریک ہے۔ آمین۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق